بہترین جہاد جابر سلطان کے سامنے کلمہ حق کہنا ہے' حدیث پاک
روزنامہ
نوائے وقت
لاہور، راولپنڈی، اسلام آباد، ملتان، کراچی
بدھ' 7/جمادی الثانی 1421ھ' 6/ستمبر 2000ء
مسلسل اشاعت کے 60 سال

ستمبر 2000

قانون شکنی ہمارا مزاج بن چکا ہے علماء کرام کی آواز میں پہلا والا وزن نہیں رہا

کسی بھی قوم کی ترقی اور استحکام کیلئے اپنے عقائد اور قانون دونوں کی پابندی ضروری ہوتی ہے قانون کی زد سے بچ کر فخر کیا جاتا ہے

ہماری اخلاقی حالت زوال پذیر ہے' دینی اعتبار سے بھی بہت پیچھے چلے گئے ہیں دینی حلقوں میں پہلی والی وحدت نہیں رہی ڈاکٹر سید سلیمان ندوی

جنوبی افریقہ کے ممتاز ماہر تعلیم ڈاکٹر سید سلمان ندوی گذشتہ روز گوجرانوالہ تشریف لائے اور مختلف دینی و علمی شخصیات سے ملاقات کے علاوہ انہوں نے مرکزی جامع مسجد میں ایک اجتماع سے بھی خطاب کیا۔ ڈاکٹر سید سلمان ندوی تحریک پاکستان کے ممتاز راہنما اور برصغیر پاک و ہند کی نامور علمی شخصیت علامہ سید سلیمان ندویؒ کے فرزند ہیں۔ علامہ سید سلیمان ندویؒ کو ارباب علم و دانش سیرت النبی پر ان کی عظیم کتاب اور ندوۃ العلماء لکھنو کے حوالہ سے زیادہ جانتے ہیں۔ سیرت نبویؐ پر اردو کی یہ سب سے ضخیم کتاب علامہ شبلی نعمانی نے لکھنا شروع کی تھی مگر ان کی زندگی نے وفا نہ کی اور اسے ان کے قابل فخر شاگرد علامہ سید سلیمان ندویؒ نے مکمل کیا۔ وہ جنوبی ایشیاء کے عظیم علمی مرکز "ندوۃ العلماء لکھنو" کے سربراہ رہے ہیں اور پاکستان بننے کے بعد انہوں نے اسلام کے نام پر قائم ہونے والی اس عظیم سلطنت میں اسلامی نظام کے نفاذ کیلئے علمی اور فکری راہنمائی فرمائی۔ اسلامی نظام کی تشریح و تعبیر اور اس کے دستوری خاکہ کی ترتیب کیلئے تمام مکاتب فکر کے اکتیس جید علماء کرام نے بائیس متفقہ دستوری نکات جس اجلاس میں طے کئے تھے اس کی صدارت علامہ سید سلیمان ندویؒ نے کی تھی اور وہ اب کراچی کی خاک میں آسودہ ہیں۔

ڈاکٹر سید سلمان ندوی انہی کے فرزند ہیں اور ایک عرصہ سے جنوبی افریقہ کی ڈربن یونیورسٹی میں شعبہ علوم اسلامی کے ڈین کی حیثیت سے خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ وہ دنیا کے متعدد علمی اداروں کے ساتھ مشاورت و تدریس کا تعلق رکھنے کے ساتھ ساتھ ورلڈ اسلامک فورم کے سرپرست بھی ہیں جو گوجرانوالہ کی مرکزی جامع مسجد کے خطیب مولانا زاہد الراشدی اور لندن کے ممتاز عالم دین مولانا محمد عیسیٰ منصوری نے 1992ء میں لندن میں قائم کیا تھا اور اس وقت سے علمی و دینی محاذ پر مسلسل خدمات سرانجام دے رہا ہے۔

ڈاکٹر سید سلمان ندوی کراچی میں اپنی بیٹی کے ہاں آئے ہوئے تھے جہاں سے وہ مولانا زاہد الراشدی کی دعوت پر ایک روز کیلئے گوجرانوالہ تشریف لائے اور ککنی والا میں مولانا زاہد الراشدی کی زیر نگرانی تعمیر ہونے والی "الشریعہ اکیڈمی" کا معائنہ کرنے کے علاوہ مدرسہ نصرۃ العلوم اور مدرسہ اشرف العلوم میں بھی گئے اور شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر' مولانا صوفی عبدالحمید سواتی' مولانا محمد نعیم اللہ' علامہ محمد احمد لدھیانوی' پروفیسر غلام رسول عدیم' مفتی محمد عیسیٰ خان گورمانی' مولانا غلام رسول راشدی' مولانا رحمت اللہ نوری اور دیگر سرکردہ حضرات سے ملاقاتیں کیں اور عصر کی نماز کے بعد مرکزی جامع مسجد گوجرانوالہ میں ایک اجتماع سے خطاب کیا جس میں مختلف مکاتب فکر کے سرکردہ علماء کرام اور ارباب دانش شریک تھے۔ انہوں نے اس موقع پر مدرسہ انوار

شہ زوروں کے شہر سے

اعجاز میر

العلوم مرکزی جامع مسجد میں قرآن کریم حفظ مکمل کرنے والے حافظ محمد اویس سے آخری سبق سن کر اس کی دستار بندی کی حافظ محمد اویس کا تعلق گلی ٹھٹھیاراں والی کی سیر برادری سے ہے اور اس نے حال ہی میں قرآن کریم مکمل کیا ہے۔ اس کی دستار بندی میں جامعہ اشرفیہ لاہور کے دو اساتذہ مولانا ارشد عبید اور مولانا محمد اکرم کشمیری بھی شریک تھے جو ڈاکٹر ندوی کے ہمراہ آئے تھے۔

ڈاکٹر سید سلمان ندوی نے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کا قیام اسلامی تہذیب و تمدن کے احیاء کیلئے عمل میں لایا گیا تھا لیکن گذشتہ نصف صدی کے دوران ہم نے اس سلسلہ میں کوئی پیش رفت نہیں کی بلکہ ہماری اخلاقی حالت دن بدن زوال پذیر ہے اور دنیا کو اپنا مطمع نظر اور مقصد بنا کر ہم دینی اعتبار سے بھی بہت پیچھے چلے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ فکر پاکستان علامہ محمد اقبالؒ جب سپین گئے تو وہاں کے حالات دیکھ کر اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے ایک شعر میں انہوں نے کہا تھا کہ سپین میں ماضی کے نشانات کو دیکھ کر یوں لگتا ہے کہ جیسے یہاں سے "قافلہ حجاز" گذر کر گیا ہے جبکہ مجھے ڈر لگ رہا ہے کہ اگر ہماری دینی اور اخلاقی حالت اسی طرح رہی تو کہیں مستقبل میں ہمارے شہروں سے گذرتے ہوئے کوئی یہ نہ کہہ دے کہ "لگتا ہے یہاں کبھی مسلمان رہا کرتے تھے"۔

ڈاکٹر ندوی نے کہا میں نے یہاں آکر جس چیز کو سب سے زیادہ محسوس کیا ہے وہ یہ ہے کہ قانون شکنی ہمارا مزاج بن گیا ہے' قانون کی خلاف ورزی کو کمزوری یا جرم کی بجائے فن اور خوبی سمجھا جانے لگا اور قانون کی زد سے بچنے کے راستے تلاش کر کے پھر اس پر فخر کیا جاتا ہے۔ یہ بہت بڑی معاشرتی خرابی ہے جو قانون کے ساتھ ساتھ اب دینی معاملات میں بھی ہمارے مزاج کا حصہ بنتی جا رہی ہے۔ اس طرف ارباب علم و دانش کو سنجیدہ توجہ دینی چاہئے کیونکہ کسی بھی قوم کی ترقی اور استحکام کیلئے اپنے عقائد اور قانون دونوں کی پابندی ضروری ہوتی ہے۔

انہوں نے کہا کہ دوسری بات انہیں یہ محسوس ہوئی ہے کہ دینی حلقوں اور علماء کرام میں باہمی وحدت اور اشتراک کمزور ہونے کے باعث ان کی آواز میں پہلے والا وزن نہیں رہا جو بہت بڑے خطرے کی علامت ہے کیونکہ علماء کرام اس معاشرہ میں دینی اقدار و روایات کے تحفظ اور غیر اسلامی نظریات و ثقافت میں روک تھام کی علامت ہیں اگر ان کی آواز کمزور پڑ گئی تو غیر اسلامی تہذیب و ثقافت کی یلغار کو کون روکے گا؟ علماء کرام اور دینی حلقوں میں پہلے جیسی وحدت نہیں رہی اور اپنے اصلی مقاصد و اہداف کے ادراک اور دشمن کے طریق کار سے آگاہی کا ذوق بھی اس طرح نظر نہیں آرہا جس طرح ہمارے اسلاف خطرات کو بروقت محسوس کر لیا کرتے تھے اور ان کے سدباب کیلئے پوری دلجمعی کے ساتھ مصروف ہو جایا کرتے تھے۔ یہ بہت بڑے خطرے کی بات ہے اور میں علماء کرام اور دینی حلقوں اور مراکز سے گذارش کروں گا کہ وہ اس کمزوری کا احساس کریں اور اسے دور کرنے کیلئے بروقت قدم اٹھائیں۔ ڈاکٹر سید سلمان ندوی نے دینی مدارس کی خدمات اور جدوجہد پر خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ ان مدارس نے معاشرہ میں دینی علوم کو باقی رکھنے اور عام مسلمان کا دین کے ساتھ تعلق برقرار رکھنے میں اہم اور فیصلہ کن کردار ادا کیا ہے لیکن اس کردار کو مزید موثر بنانے کیلئے یہ ضروری ہے کہ دینی مدارس کے نصاب میں بین الاقوامی زبانوں' تاریخ اور مذاہب و ادیان کے تقابلی مطالعہ جیسے ضروری مضامین کا اضافہ کیا جائے کیونکہ اس کے بغیر ہمارے فضلاء آج کے حالات اور تقاضوں کا صحیح ادراک نہیں کر سکیں گے۔ ڈاکٹر سید سلیمان ندوی عصر سے پہلے حامد انڈسٹریز ککنی والا میں چائے کی دعوت میں شریک ہوئے اور بعد نماز عشاء جلیل ٹاؤن میں شہر کے سابق ڈپٹی میئر میاں محمد عارف ایڈووکیٹ کی طرف سے دیئے گئے عشائیہ میں شریک ہونے کے بعد مولانا ارشد عبید اور مولانا محمد اکرم کشمیری کے ہمراہ لاہور چلے گئے۔